مسلم خواتین کی خوبیاں

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کے. ابو یاسر امین الرحمن عمری مدنی

تہذیب وتسہیل فضیلۃ الشیخ مولانا مُحمد منیر قمر حفظہ اللہ

نظر ثانی محمد رفیع کلوری عمری

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مسلم خواتین کی خوبیاں

ترجمہ

کے۔ ابو یاسر امین الرحمٰن عمری مدنی

مراجعہ وتسہیل

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

نظر ثانی

محمد رفیع کلوری عمری

نشر و توزیع

توحید پبلیکیشنز

بنگلور (انڈیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوقِ اشاعت بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

کتاب ---------------------- مسلم خواتین کی خوبیاں
ترجمہ ---------------------- کے۔ابو یاسر امین الرحمٰن عمری مدنی
طبع اوّل ---------------------- 1422ھ......2022ء
کمپیوٹر سیٹنگ ---------------------- محمد حسن خان 0322 4382203
تعداد ---------------------- 3000
ناشر ---------------------- توحید پبلی کیشنز، بنگلور انڈیا

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1-Tawheed Publications
Contact:Mr.M.R.Khan,S.R.K.Garden,
Phone#9900446193
BANGALORE-560 041

2-Dar us Salaam,
Hanif Ahmed Wani,
SRINAGAR(Jammu Kashmir)
Phone# 9797003342

3- Islam World: 35, Haines Road,
Coles Park, near AKS Convention
Center, Bengaluru, Karnataka 560005, India

4- Islam Book House Store: (Mohammad Azam)
60 R.K. Noor Building Cockburn Road
Opp Madrasa e Niswan Shavajinagar
Bangalore 560051,
Contact: 9945744117, 8880044117

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- مقدمہ 7
- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ مسلمان عورت کا تعلق کیسا ہو؟ 9
- مسلمان عورت اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کرنے والی ہوتی ہے..... 9
- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت گزار ہوتی ہے 10
- شرک سے کوسوں دور ہوتی ہے.............................. 11
- توکل علی اللہ کا حسین پیکر ہوتی ہے 11
- ہر حال میں راضی برضا رہتی ہے 12
- دین کی داعیہ ہوتی ہے 13
- ہر کام میں اخلاص کو اہمیت وفوقیت دیتی ہے 13
- رسول اللہ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے والی ہوتی ہے 14
- ''خوف ورجا'' کی عملی تصویر ہوتی ہے 14
- ''شعائر اللہ'' کی تعظیم کرنے والی ہوتی ہے 15
- مسلمان عورت کا سلوک والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ کیسا ہو؟ 16
- والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ مسلمان عورت کا سلوک بڑا خوش گوار ہوتا ہے 16
- مسلمان عورت اپنے والدین کی اطاعت گزار ہوتی ہے 18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اپنے والدین کے ساتھ احسان کا برتاؤ کرنے والی ہوتی ہے 19
- اپنے والدین کی نافرمانی سے حد درجہ پرہیز کرتی ہے 19
- رشتے جوڑنے والی ہوتی ہے 20

مسلمان عورت کا سلوک شوہر کے ساتھ کیسا ہو؟ 21

- مسلمان عورت کا سلوک اپنے شوہر کے ساتھ مثالی ہوتا ہے 21
- جائز امور میں اپنے شوہر کا مکمل ساتھ دینے والی ہوتی ہے 22
- اپنے شوہر کو خوش وخرم رکھتی ہے 22
- اپنے گھریلو معاملات میں حسنِ تدبیر اختیار کرنے والی ہوتی ہے 23
- اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں بھی اس کی نافرمانی نہیں کرتی 23
- احسان جتلانے والی اور بے جا شکوے شکایات کرنے والی نہیں ہوتی 24
- اپنے شوہر کے دکھ درد میں اس کی ساتھی اور مسرت وشادمانی میں اس کی شریک ہوتی ہے 25
- نیک بیوی اپنے شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ عزت سے پیش آنے والی اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والی ہوتی ہے 26

مسلمان عورت کا سلوک اپنے بچوں کے ساتھ کیسا ہو؟ 27

- مسلمان عورت اولاد کے لیے اپنی ذمہ داری کا بڑا احساس رکھتی ہے 27
- اپنے بچوں کے لیے بہترین نمونہ اور بے مثال رہ نما ہوتی ہے 27
- اپنی اولاد پر نہایت شفیق اور مہربان ہوتی ہے 28
- اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرنے والی ہوتی ہے 29
- اپنی اولاد کو خادماؤں کے حوالے کرنے والی نہیں ہوتی 30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اپنی اولاد کی نگہبان ہوتی ہے 30
- اپنے بچوں کی بہترین مربی ہوتی ہے 31
- **مسلمان عورت اپنی ذات کے ساتھ کیا سلوک کرے؟ 32**
- مسلمان عورت بے نیازی اور قناعت پسندی کی دولت سے مالا مال ہوتی ہے 32
- شکل وصورت اور اس کا لباس پُوشاک اس کے حسنِ ذوق اور حیا و پاک بازی کا آئینہ دار ہوتا ہے 33
- پُوشاک اور اس کی زیب وزینت حسنِ اعتدال کا مُرقع ہوتے ہیں......... 34
- اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والی ہوتی ہے 34
- عفت مآب ہوتی ہے 36
- بلند ہمت ہوتی ہے 37
- عفت و پاک دامنی اور عزتِ نفس کی حامل ہوتی ہے 38
- کریمانہ اخلاق کی مالک ہوتی ہے 38
- مسلمان عورت کا سلوک اپنی بہنوں اور سہیلیوں ساتھ کیسا ہو؟ 40
- مسلمان عورت اپنی بہنوں سے اللہ کے لیے محبت کرنے والی ہوتی ہے 40
- اپنی بہنوں سے نرمی کے ساتھ پیش آتی ہے 41
- اپنے تمام معاملات میں بردبار، ذی فہم اور سمجھ داری سے کام لینے والی ہوتی ہے 42
- اپنی بہنوں کے ساتھ حسنِ ظن رکھنے والی ہوتی ہے 43
- اپنی بہنوں کے حق میں خیر خواہ ہوتی ہے 44
- مصیبتوں میں اپنی بہنوں کے کام آنے والی ہوتی ہے 45

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اپنی بہنوں اور سہیلیوں میں خوشی کی لہر دوڑانے والی ہوتی ہے 46
- اپنی ذات پر اپنی بہنوں کو ترجیح دیتی ہے 46

مسلمان عورت کی بعض نمایاں خوبیاں 48

- مسلمان عورت اپنے پڑوسیوں کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرنے والی ہوتی ہے 48
- مسلمان عورت اپنی پڑوسنوں کی بہی خواہ ہوتی ہے 49
- مسلمان عورت پڑوسنوں کی طرف سے ملنے والی اذیتوں پر صبر کرنے والی ہوتی ہے 50
- مسلمان عورت رازوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہے 50
- مسلمان عورت اپنے قول وعمل میں پکی ہوتی ہے 51
- مسلمان عورت اپنے عہد و پیمان کا پاس ولحاظ رکھنے والی ہوتی ہے 51
- مسلمان عورت اچھائی کا حکم دینے والی اور برائی سے روکنے والی ہوتی ہے 52
- مسلمان عورت بھلائی کی طرف دوڑ پڑتی ہے 53
- مسلمان عورت آخرت میں رغبت رکھنے والی ہوتی ہے 54
- مسلمان عورت خوش حالی میں شکر گزار اور بدحالی میں صبر کا پیکر ہوتی ہے 54
- مسلمان عورت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والی ہوتی ہے 55

حرف آخر 56

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ و السلام علی سید المرسلین اما بعد!

اسلام نے عورت کو بہت ہی بلند مقام عطا کیا ہے۔ بلکہ نیک عورت کو دنیا کا سب سے قیمتی سرمایہ بتایا ہے۔فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((وَالدَّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ .))

''کل دنیا سرمایۂ حیات ہےاور دنیا کا قیمتی سرمایہ''نیک عورت'' ہے۔''

اگر یہ نیک عورت بیوی ہےتو دنیا کی سب سے قیمتی دولت ہے۔اگر وہ ماں ہےتو بچوں کی جنت اس کے قدموں تلے ہے۔ اگر وہ بہن یا بیٹی ہوتو وہ اپنے والداور بھائی کے لیے جہنم کی راہ میں حائل ہو جانے والی دیوار ہے۔اگر وہ سہیلی ہوتو معاشرے کے لیے ایک بہترین تحفہ ہے۔لیکن اس بلند مقام کو پانے کے لیے عورت کو سب سے پہلے اللہ اوراس کے رسول ﷺ سے اپنا رشتہ مضبوط کرنا ہوگا۔عملی زندگی میں اسلامی حدوداور تعلیمات کو اپنانا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ مومن کوعملِ صالح کی وجہ سے بہترین زندگی عطا کرے گا۔فرمایا:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (النحل : 97)

''جوشخص نیک عمل کرے،مرد ہو یا عورت،لیکن با ایمان ہوتو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے، اوران کے نیک اعمال کو بہتر بدلہ بھی انھیں ضرور دیں گے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اَلْحَیَاۃُ الطَّیِّبَۃُ تَشْتَمِلُ وُجُوْہَ الرَّاحَۃِ مِنْ اَیِّ جِھَۃٍ کَانَتْ ."

''بہترین زندگی سے مراد ہر قسم کی راحت وسکون کا حصول ہے۔''

نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

((رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [1]

''اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچالے۔''

اگر کوئی عورت یہ چاہے کہ اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل ہو، اور وہ اپنے والدین، شوہر، بھائی بہنوں اور معاشرہ کے لیے قیمتی سرمایہ بنے تو اس کو چند امور کا اہتمام کرنا ہوگا اور بعض صفات سے متصف ہونا پڑے گا۔

زیرِ نظر کتاب میں اختصار کے ساتھ ایک مسلمان عورت کی مطلوبہ صفات اور خصوصیات کی نشان دہی کی گئی ہے۔ یہ کتاب اصل میں دارالوطن ریاض کی علمی کمیٹی کے تیار کردہ کتابچہ "صفات المراۃ المسلمۃ" کا اردو ترجمہ ہے۔ میں نے ترجمہ میں سلاست کے ساتھ اختصار کو بھی ملحوظ رکھا ہے اور حصولِ مطلب کے لیے کہیں کہیں ترجمانی سے بھی کام لیا ہے۔ میں مولوی محمد رفیع کلوری عمری (مدیر ماہنامہ ''راہِ اعتدال'' عمرآباد) کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مسودے پر نظر ثانی کی۔ جزاہ اللہ خیرا۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں ان محسنوں کا شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے اس کتاب کی طباعت واشاعت کا اہتمام فرمایا۔ اس کارِ خیر پر اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ علی نَبِینا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔

ابو یاسر امین الرحمٰن عمری مدنی
2006/09/13

[1] بخاری:4522 ومسلم:2690.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1 اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ مسلمان عورت کا تعلق کیسا ہو؟

(1) مسلمان عورت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والی ہوتی ہے:

آپ ﷺ کی محبت کو وہ اپنی جان و مال، آل اولاد اور والدین، سب کی محبت پر مقدم رکھتی ہے، کیوں کہ اس کا نصب العین اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان ہوتا ہے:

((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ إِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ .)) [1]

”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد اور اس کے باپ سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوتی ہے کہ اللہ کی محبت اصل عبادت، جوہرِ توحید اور روحِ اسلام ہے، اور ایمان کی مٹھاس حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے، جیسا کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِیْمَانِ (منها) اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ إِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا .)) [2]

”تین چیزیں ایسی ہیں جن لوگوں میں یہ پائی جائیں وہ ان سے ایمان کی مٹھاس پالیں گے۔ (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) اللہ اور اس کے

[1] بخاری:15، مسلم: 44.

[2] بخاری: 16، مسلم: 43.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ اس کے نزدیک تمام چیزوں سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے۔ آپ ﷺ کی محبت کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کو برحق سمجھا جائے، آپ ﷺ نے جن باتوں کے کرنے حکم دیا ہے ان کی پیروی کی جائے، جن باتوں سے روکا ہے ان سے بچا جائے اور جن چیزوں کی خبر دی ہے انھیں مکمل طور پر تسلیم کیا جائے، اور اللہ کی عبادت اُسی طرح کی جائے جس طرح کہ آپ ﷺ نے بتایا ہے۔ اور آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا بھی ہے کہ آپ ﷺ کے طریقے کو مضبوطی سے تھاما جائے، اس کی طرف دعوت دی جائے اور اس پر ہونے والے حملوں کا مکمل دفاع کیا جائے۔

(2) مسلمان عورت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت گزار ہوتی ہے:

وہ ہر شعبۂ زندگی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور فرماں برداری کرتی ہے۔ سچی محبت کا تقاضا بھی تو یہی ہے، کیوں کہ سچا محبّ تو وہی ہوتا ہے جو اپنے محبوب کا اطاعت گزار ہوتا ہے۔ اس لیے ہر حال میں وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی پیروی کرتی ہے، اگرچہ کہ وہ اس کی خواہشاتِ نفس کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔

اطاعت گزار عورت کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہر فیصلے کو قولِ فیصل اور حرفِ آخر سمجھتی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کی ادنیٰ جرأت بھی وہ اپنے اندر نہیں پاتی۔ وہ اس فرمانِ الٰہی کی عملی تصویر ہوتی ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾﴾ (الاحزاب : 36)

''کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر ان کو اپنے معاملے میں اختیار حاصل رہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔“

(3) مسلمان عورت شرک سے کوسوں دور ہوتی ہے:

اس کا دل ظاہری و باطنی شرک کی غلاظتوں سے پاک ہوتا ہے، کیوں کہ اسے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ شرک ایک ایسا جرم ہے جسے اللہ بھی معاف نہیں کرتا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ﴾

(النساء : 48)

”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے، اور شرک کرنے والا بہت بڑے نقصان میں ہوگا اور اس کا پورا عمل رائیگاں جائے گا۔“

﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٥﴾﴾ (الزمر: 65)

”اگر (اے میرے نبی) تو نے شرک کیا تو بلا شبہ تیرا عمل بھی ضائع ہو جائے گا۔ اور یقیناً تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا۔“

مسلمان عورت کے اندر شرک کا ادنیٰ شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔ وہ نہ غیر اللہ کو پکارتی ہے اور نہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتی ہے، بلکہ اللہ ہی سے مدد طلب کرتی اور اسی پر بھروسا کرتی ہے۔ نجومیوں، کاہنوں اور علمِ غیب کے دعوے داروں کے پاس نہ جاتی ہے اور نہ ان کی تصدیق کرتی ہے۔

(4) مسلمان عورت توکّل علی اللہ کا حسین پیکر ہوتی ہے:

مسلمان عورت کی اہم خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے تمام معاملات میں اللہ ہی پر بھروسا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رکھتی ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ جو اللہ پر بھروسا رکھے گا اللہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ (الطلاق : 3)

''اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لیے کافی ہو جائے گا۔''

وہ اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے اسباب کو اختیار کرنے سے نہیں چوکتی، کیوں کہ اسباب کا اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں بلکہ توکل کی تکمیل ہے۔ اسی لیے دین میں اسباب اختیار کرنے کے سلسلے میں بھرپور کوشش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(5) مسلمان عورت ہر حال میں راضی برضا رہتی ہے:

مسلمان عورت اپنی دکھتی ہوئی پیٹھ کو قضا و قدر کا سہارا دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہمیشہ اس کے پیشِ نظر رہتا ہے، جو اس کا نصب العین ہے:

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ وَ لَيْسَ ذَالِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ . إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ . وَ إِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ .)) [1]

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اسے خوش حالی نصیب ہو (اور) اس پر وہ اللہ کا شکر کرے تو یہ چیز اس کے لیے بہتر ہے، (یعنی اس میں اجر ہے)، اور اگر اسے تکلیف پہنچے، (اور) پھر وہ صبر کرتا ہے تو بھی اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔''

اس کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ قضا و قدر پر یقین رکھنا ارکانِ ایمان میں سے ایک رکن ہے۔ اس کے مقدر کا لکھا اسے مل کر رہے گا، اور جو چیز اس کی قسمت میں نہیں ہے وہ

[1] مسلم : 2999.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے کبھی نہیں مل سکتی۔ کیوں کہ مقدر کے آگے کسی کی نہیں چلتی۔ اور وہ یہ بھی جانتی ہے کہ قضا وقدر پر ایمان رکھنے سے اجرِ عظیم ملتا ہے۔

(6) مسلمان عورت دین کی داعیہ ہوتی ہے:

وہ اپنے مقصدِ وجود کی طرف سے بھی غافل نہیں ہوتی۔ وہ اپنے مقصدِ تخلیق کو بھی فراموش نہیں کرسکتی، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے محض عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝٥٦﴾ (الذاریات : 56)

''میں نے جن وانس کو صرف اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔''

عبادت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں سب سے پہلے اللہ کے حکم کو نافذ کرے۔ پھر دوسروں کو اس کی طرف دعوت دے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً .)) [1]

''تم میری بات پہنچادو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔''

(7) مسلمان عورت ہر کام میں اخلاص کو اہمیت وفوقیت دیتی ہے:

وہ اپنے تمام کاموں میں اخلاص کو پہلا مقام دیتی ہے۔ ''نیکی کرو اور اللہ سے چاہو'' کا اصول اسے ''نیکی کر دریا میں ڈال'' کا عملی نمونہ بننے پر مجبور کرتا ہے۔ ''ریا کاری نیکی کو کھا جاتی ہے''، یہ احساس اس کے ذہن میں ہمیشہ تازہ رہتا ہے۔ اس لیے اسے نہ ستایش کی تمنا ہوتی ہے اور نہ صلے کی پروا۔ اس قدر احتیاط کے باوجود اسے یہ خوف دامن گیر رہتا ہے کہ کہیں اس کا عمل ریا کاری سے آلودہ نہ ہوجائے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي

---

[1] بخاری:3461.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾

(البقرۃ : 264)

''اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقات و خیرات کو برباد نہ کرو، اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔''

(8) مسلمان عورت رسول اللہ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے والی ہوتی ہے:

وہ اپنے ہر قول و عمل میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتی ہے، کیوں کہ اسے اس کے مذہب نے تعلیم دی ہے کہ قبولیتِ عمل کے لیے اخلاص کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اتباع شرط ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .)) ❶

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہماری بات (کی مہر) نہ ہو وہ مردود ہے۔''

وہ ہر عمل میں آپ ﷺ ہی کو نمونہ بناتی ہے، کیوں کہ اس سے فرمایا گیا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴾ (الاحزاب:21)

''یقیناً تمھارے لیے رسول میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ کو یاد کرتا ہے۔''

(9) مسلمان عورت ''خوف و رجا'' کی عملی تصویر ہوتی ہے:

وہ نہ اللہ سے بالکل ہی بے خوف ہوتی ہے اور نہ سرے سے مایوس ہوتی ہے، بلکہ

❶ بخاری تعلیقاً، مسلم:1718.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وہ امیدور جا کے درمیان حسنِ اعتدال کو قائم رکھے ہوئے ہوتی ہے۔ پرندوں کے دو پروں کی مانند جن کے حسنِ توازن کی وجہ سے وہ اُڑنے کے قابل رہتے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جو دل خوف ورجا سے خالی ہوتا ہے وہ ایمان وتقویٰ کی روشنی سے بھی خالی ہوتا ہے۔ امید وخوف کی یہ مشعل اسے معصیت کی تاریکیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ نتیجہ میں وہ ہمیشہ جنت کی طالب اور جہنم سے پناہ مانگتی رہتی ہے۔

(10) مسلمان عورت ''شعائر اللہ'' کی تعظیم کرنے والی ہوتی ہے:

نیک عورت اسلام کے تمام ارکان و واجبات کو بحسن وخوبی انجام دیتی ہے۔ اس معاملے میں وہ کسی قسم کا تساہل نہیں برتتی۔ وہ شعائر اللہ کی حد درجہ تعظیم کرتی ہے اور تعظیم اس کے تقویٰ اور صحتِ ایمان کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ ﴾

(الحج : 32)

''اور جو اللہ کی نشانیوں کی عزت و تعظیم کرے تو وہ یقیناً اس کے دل کی پرہیز گاری کی وجہ سے ہے۔''

﴿ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ ﴾

(الحج : 30)

''اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 مسلمان عورت کا سلوک والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ کیسا ہو؟

(1) والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ مسلمان عورت کا سلوک بڑا خوش گوار ہوتا ہے:

وہ اپنے والدین کے ساتھ ہر دم حسنِ سلوک کرنے والی ہوتی ہے۔ اسے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا اور ان کے حقوق ادا کرنا یہ ایسی شاہراہ ہے جو اسے جنت تک لے جاتی ہے۔ وہ یہ کبھی نہیں بھولتی کہ رب کی رضا والدین کی رضامندی میں ہے اور اس کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ اس لیے وہ اپنے حسنِ سلوک اور حسنِ خدمت کے ذریعے والدین کو ہمیشہ خوش رکھا کرتی ہے، جس پر اسلام نے بہت ابھارا ہے۔ اور اس کی تاکید قرآن وحدیث میں کثرت سے کی گئی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (النساء : 36)

”اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔

اللہ نے والدین کے حق کو اپنے حق کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴾ (لقمان : 14)

”کہ تم میرا اور تمھارے والدین کا شکر ادا کرو۔ میری ہی طرف لوٹنا ہے۔“

دوسری جگہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عِندَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ (بنی اسرائیل : 23)

''اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا کہ تم اس کے سوا کسی عبات نہ کرو، اور والدین سے اچھا سلوک کرو، اگر ان دونوں میں سے ایک یا دونوں تیرے ہاں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تو ان سے ''اف'' تک نہ کہہ اور انھیں مت جھڑک، اوران سے نرم (لہجے میں ادب واحترام سے) بات کر۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''کون سا عمل اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو وقت کی پابندی کے ساتھ پڑھنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔ پوچھا: پھر؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' [1]

مسلمان عورت کے علم میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے سے اس کی نیکیاں رب کے حضور شرفِ قبولیت پاتی ہیں اوراس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کرنے کے بعد فرمایا ہے:

﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾ ﴾

(الاحقاف : 16)

''یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال کو تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بداعمال سے درگزر کر لیتے ہیں۔ (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں، اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا تھا۔''

اور یہ حسنِ سلوک اس کے عمر و اقبال میں خیر و برکت کا باعث بھی بنتا ہے۔ حضرت

[1] بخاری:527، مسلم:85.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَ يُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبِرَّ وَالِدَيْهِ وَ لْيَصِلْ رَحِمَهُ .)) ❶ ''جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ کیا جائے اور رزق میں کشادگی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔''

(2) مسلمان عورت اپنے والدین کی اطاعت گزار ہوتی ہے:

وہ ان کی خدمت کو سرمایۂ افتخار سمجھتی ہے۔ اگر وہ گناہ کا حکم دیتے ہیں تو معصیت کے معاملے میں ان کی فرماں برداری کرنے کی بجائے نہایت بھلے طریقے سے اسے ٹال دیتی ہے۔ اس کے باوجود والدین کے لیے اس کے دل کے آئینے میں بال نہیں آتا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ (لقمان : 15)

''اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ (کسی کو) شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تُو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا۔''

والدین کی اطاعت میں کوتاہی کرنے والوں کے لیے عبادت گزار بزرگ حضرت جُریج رحمہ اللہ کے واقعہ میں بڑی عبرت ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک دفعہ وہ نماز کا آغاز کیے ہی تھے کہ ماں نے کسی کام سے انھیں پکارا۔ ماں کی پکار سن کر دل ہی دل میں وہ کہنے لگے: اے میرے رب! میری ماں (بلا رہی ہے) اور میں نماز میں ہوں، کیسے کروں؟...... انھوں نے نماز پڑھنے کو ترجیح دی۔ ماں نے دوسرے دن اور پھر تیسرے دن آ کر پکارا، مگر کوئی جواب نہ پا کر بددعا دے دی کہ اللہ جریج کو اُس وقت تک موت

❶ حسن: مسند احمد: 13811 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہ دے جب تک کہ وہ زنا کار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ آخر ماں کی بددعا پوری ہوگئی اوران پر زنا کی تہمت لگائی گئی، لیکن اس تہمت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرما کر ان کی پاک دامنی کو ثابت کر دیا۔ [1]

(3) مسلمان عورت اپنے والدین کے ساتھ احسان کا برتاؤ کرنے والی ہوتی ہے:

وہ اپنے والدین کا حد درجہ ادب و احترام کرتی ہے۔ ان سے نرم گفتگو کرتی ہے۔ کسی بھی معاملے میں حدِ ادب سے آگے نہیں بڑھتی۔ ہر دم ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیتی ہے۔ انھیں احترام سے بلاتی ہے۔ جب وہ آواز دیں تو خوش دلی کے ساتھ ان کی آواز پر لبیک کہتی ہے۔ جب وہ کھانے پینے کی ضرورت محسوس کریں تو انھیں بڑی محبت سے کھلاتی پلاتی ہے۔ مختصر یہ کہ وہ والدین کی خدمت و اطاعت کی پابند ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حق میں ہمیشہ دعائے خیر کرتی رہتی ہے۔ اس کا یہ حد درجہ حسنِ سلوک ان کی زندگی ہی تک محدود نہیں رہتا، بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ وہ ان کے حق میں مغفرت اور رفعِ درجات کی دعا کرتی رہتی ہے۔ ان کے وعدوں اور نذروں کو پورا کرتی ہے۔ بوقتِ وفات اگر ان پر کسی قرض کا بوجھ تھا تو اسے ادا کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے، اوران کے عزیز واقارب کا بھرپور خیال رکھتی ہے۔

(4) مسلمان عورت اپنے والدین کی نافرمانی سے حد درجہ پرہیز کرتی ہے:

مسلمان عورت اپنے والدین کی بھی نافرمانی نہیں کرتی، کیوں کہ وہ جانتی ہے کہ والدین کی نافرمانی شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ حضرت ابوبکر نفیع بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پوچھا: کیا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پوچھا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں

[1] دیکھیے بخاری: 1206، مسلم: 2550.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا......الخ ❶

اور وہ جانتی ہے کہ والدین کا نافرمان بڑا کمینہ ہوتا ہے۔ وہ ان کے احسان و کرم کو بھلا چکا ہوتا ہے۔ ایسا بدنصیب رب کی نظرِ عنایت سے محروم رہتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْعُقُوْقَ .)) ❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ (والدین کی) نافرمانی کرنے والے کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔''

(5) مسلمان عورت رشتے جوڑنے والی ہوتی ہے:

مسلمان عورت رشتوں کو توڑتی نہیں، جوڑتی ہے۔ اس سلسلے میں اس کا مال اور اس کی اولاد بھی اس کی غفلت کا باعث نہیں بنتے۔ وہ ہر وقت اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتی ہے۔ ہر دکھ کے موقع پر سکھ بانٹتی ہے۔ اگر وہ محتاج ہیں تو ان پر خرچ کرتی ہے۔ رشتہ دار اگر کبھی کسی وجہ سے دور ہوتے ہیں تو وہ ان سے قریب ہوتی ہے۔ رشتہ توڑنا چاہیں تو وہ جوڑتی ہے۔ اگر وہ غلطی کر بیٹھیں تو انھیں دامنِ عفو و کرم میں جگہ دیتی ہے۔ ان تمام امور میں اس کے پیشِ نظر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے یہ احکام ہوتے ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾

(محمد: 22)

''اور تم سے یہ بعید بھی نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ .)) ❸ ''رشتہ ناطہ توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

---

❶ بخاری: 2654، مسلم: 87. ❷ حسن، مسند احمد: 6713.

❸ بخاری: 5984، مسلم: 2556.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 مسلمان عورت کا سلوک شوہر کے ساتھ کیسا ہو؟

(1) مسلمان عورت کا سلوک اپنے شوہر کے ساتھ مثالی ہوتا ہے:

وہ اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہوتی ہے۔ مسلمان عورت اُن امور میں اپنے شوہر کی فرماں بردار ہوتی ہے جن میں اللہ کی معصیت نہیں ہے۔ کیوں کہ اس کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہوتا ہے:

((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا اُدْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ .)) [1]

”جو عورت پنج وقتہ نماز پڑھے گی، رمضان کے روزے رکھے گی، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے گی، اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے گی اسے کہا جائے گا کہ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔“

اپنے شوہر کی فرماں برداری کرنے والی حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتی ہے۔ اس پر اسے دنیوی فوائد کے ساتھ ساتھ اخروی ثواب بھی ملتا ہے۔ کمالِ اطاعت تو یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی اطاعت پوری خوش دلی سے کرے، اُن باتوں میں بھی جس میں اس کی چاہ نہ ہو، یا جس کے لیے اس کی طبیعت آمادہ نہ ہو۔ ہاں، مسلمان عورت

---

[1] صحیح، صحیح ابن حبان : 6163، مسند احمد : 1661، معجم طبرانی اوسط : 8805، صحیح الجامع: 660.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کمالِ اطاعت کا ایسا ہی پیکر ہوتی ہے۔

(2) مسلمان عورت جائز امور میں اپنے شوہر کا مکمل ساتھ دینے والی ہوتی ہے:

مسلمان بیوی نیکی اور اطاعت کے امور میں اپنے شوہر کا بھرپور ساتھ دیتی ہے۔ وہ اپنے شوہر کے لیے رب کی عبادت، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، صلہ رحمی اور دعوت الی اللہ کے فریضے کو ادا کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی بلکہ ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔ وہ خود اپنے گھر بار کی فکر مند ہوتی ہے، اس کے لیے وہ اپنا چین وسکون اور آرام و راحت سب کچھ قربان کر دیتی ہے۔ اللہ کا یہ فرمان اُمورِ خیر میں اُسے شوہر کا تعاون کرنے کی تعلیم دیتا ہے:

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾

(المائدہ : 2)

''نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو۔''

مسلمان عورت اپنی ضروریات و مطالبات کو پورا کرنے کے لیے اپنے شوہر کو اتنا مجبور نہیں کرتی کہ وہ ان کے انتظام میں اپنے فرائض کو داؤ پر لگا دے، بلکہ وہ قناعت پسندی اور سادگی کا اعلیٰ نمونہ ہوتی ہے۔

(3) مسلمان عورت اپنے شوہر کو خوش وخرم رکھتی ہے:

مسلمان عورت کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا ہر کام اس کے شوہر کی خوشی کو دو بالا کرنے والا ہو۔ شریعت کی حدود میں رہ کر وہ اپنی شخصیت کو ہر پہلو سے ایسا بنا سنوار کر رکھتی ہے کہ اس کے سنگار کو دیکھ کر اس کے شوہر کے دل کی کلی کھل اُٹھتی ہے۔ اس کی ایک جھلک اس کے شوہر کے دل کو باغ باغ کر دیتی ہے اور اسے دیکھ کر وہ اس کی ذات میں ایسا گم ہو جاتا ہے کہ اس کی محبت ومودت شوہر کے سارے افکار و آلام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے اکسیر بن جاتا ہے۔ وہ بات کرتی ہے تو اس کے بول شوہر کے کان میں رس گھولنے لگتے ہیں۔

ہر شوہر چاہتا ہے کہ جب وہ تھک ہار کر گھر لوٹے تو اس کی بیوی اس کے لیے روح افزا ثابت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے لیے ''دکھ پر دُنبل'' بن جائے۔

(4) مسلمان عورت اپنے گھریلو معاملات میں حسنِ تدبیر اختیار کرنے والی ہوتی ہے:

مسلمان عورت اپنے گھر کو دلہن کی طرح سجا کر رکھتی ہے۔ گھر کی صفائی ستھرائی اور اس کے ساز وسامان کی حسنِ ترتیب کا بڑا خیال رکھتی ہے۔ جب شوہر گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہ اسے جنت نشان معلوم ہوتا ہے۔

(5) مسلمان عورت اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں بھی اس کی نافرمانی نہیں کرتی :

اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر وہ گھر کی دہلیز بھی پار نہیں کرتی۔ بے پردگی اور آوارگی کے ذریعے اپنی عزت و ناموس پر کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہیں دیتی۔ کسی ایسے شخص کو اس کے گھر میں داخل ہونے نہیں دیتی جس کو اس کا شوہر ناپسند کرتا ہو۔ گھر کی دیکھ بھال اور اس کے ساز و سامان کی حد درجہ حفاظت کرتی ہے۔ اپنے شوہر کا مال بے جا خرچ نہیں کرتی۔ اس کے بچوں کی زندگیوں کو ضائع نہیں ہونے دیتی۔ یہ سارے فرائض انجام دیتے وقت اسے اللہ کے حضور جواب دہی کا احساس ہوتا ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ...... وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَ هِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا .)) [1]

''تم سب ذمہ دار و جواب دہ ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت

[1] بخاری:893، مسلم:1829 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں پوچھا جائے گا .... عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت (گھر میں رہنے والے بچے اور دیگر افراد) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

نیک بیوی خلوت کی باتوں کی حفاظت بھی رازوں کی طرح کرتی ہے۔ وہ اس راز کو کسی قیمت پر فاش نہیں کرتی۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (النساء : 34)

"پس نیک عورتیں وہ ہیں جو فرماں بردار ہیں، اور اللہ کی حفاظت سے شوہر کی عدم موجودگی میں (اپنی عزت و آبرو اور مال و اولاد کی) حفاظت کرتی ہیں۔"

(6) مسلمان عورت احسان جتلانے والی اور بے جا شکوے شکایات کرنے والی نہیں ہوتی:

مومن عورت احسان جتلانے والی اور بے جا شکوے شکایات کرنے والی نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے شوہر کی شکر گزار ہوتی ہے۔ احسان جتلانا اور شکوے شکایت کرنا یہ بڑی بری عادت ہے اور اس کی قباحت ایسی حالت میں مزید بڑھ جاتی ہے جب بیوی اپنے شوہر پر احسان جتلانے لگے۔ اللہ نے عام معاملات میں بھی احسان جتلانے سے منع فرمایا ہے، چہ جائے کہ وہ معاملہ شوہر کے ساتھ ہو، ارشاد فرمایا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾

(البقرۃ: 264)

"اے ایمان والو! تم اپنے صدقات و خیرات کو احسان اور تکلیف دے کر ضایع و بے کار نہ کرو۔"

اور نیک بیوی ہر بات پر شکایت کرنے والی نہیں ہوتی بلکہ وہ قناعت پسند ہوتی ہے۔ وہ اتنے ہی پر قناعت کر لیتی ہے جتنا کچھ کہ اسے ملتا ہے۔ اور اللہ کی دی ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعمتوں پر اس کا شکر بجالاتی ہے۔خوشی و مسرت اور رنج و مصیبت میں بھی اللہ کی تعریف وتوصیف سے اس کی زبان نہیں تھکتی۔شوہر کے احسان کو بھولتی نہیں بلکہ اس کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی ہر ہر عنایت پر شکریہ ادا کرتی ہے اور اپنی احسان شناسی کا اظہار کرتی ہے۔

نیک بیوی ہر معاملے میں اعتدال کی روش اختیار کرتی ہے۔خصوصاً آرائش و زیبائش میں بھی غلو نہیں کرتی۔ بلکہ اسی حد تک زیب و زینت اختیار کرتی ہے جس حد تک کہ شریعت اسے اجازت دیتی ہے۔ وہ تزئین و زیبائش میں اس قدر مشغول بھی نہیں ہوتی کہ دوسرے واجبی کاموں میں کوتاہی برتنے لگے۔ بلکہ وہ زینت اختیار کرنے میں اعتدال سے کام لیتی ہے۔

نیک بیوی عام عورتوں کی طرح ہر چیز کی دل دادہ نہیں ہوتی، اور وہ اپنے شوہر سے مختلف چیزوں کا مطالبہ کر کے اسے پریشان نہیں کرتی کہ مجھے فلاں جیسا لباس چاہیے، یا فلاں عورت نے اپنے گھر کو جس طرح سجا رکھا ہے میں بھی اسی طرح ساز و سامان سے اپنے گھر کو سجانا چاہتی ہوں، اس کے لیے ساز و سامان فراہم کیا جائے، بلکہ وہ ہمیشہ اپنی ضروریات کا اسی حد تک مطالبہ کرتی ہے جتنا کہ اس کا شوہر انھیں پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔اس کا مال ضائع نہیں کرتی۔

(7) مسلمان عورت اپنے شوہر کے دکھ درد میں اس کی ساتھی اور مسرت و شادمانی میں اس کی شریک ہوتی ہے:

جس طرح وہ اپنے شوہر کی مسرت میں شریک ہو کر اس کی خوشیوں کو دوبالا کرتی ہے اسی طرح وہ اس کی تکالیف و آلام میں بھی اس کی مونس و غم خوار بن کر اس کے غم کو ہلکا کرتی ہے۔ وہ شوہر کی آزمائش کے لمحات میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی، بلکہ اس کی ساتھی بن جاتی ہے۔اس کی نجاتِ غم کے لیے مخلصانہ مشورے دیتی ہے۔اس سے تسلی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل افروزی اور دل داری کی باتیں کرتی ہے، تاکہ اس کے سرتاج کا آزردہ دل بحال ہوجائے اور اس میں تازگی اور شگفتگی آجائے۔

(8) نیک بیوی اپنے شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ عزت سے پیش آنے والی اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والی ہوتی ہے:

وہ اپنے شوہر کو ہمہ وقت خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہے اور اس کی رفاقت میں چین وسکون کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہے۔ وقتاً فوقتاً اس کے رشتہ داروں کی خبر گیری کرتی ہے، انھیں تحفے تحائف سے نوازتی ہے، ان کی طرف سے ملنے والی ہر تکلیف کو برداشت کر کے اس پر عفو وکرم کی چادر ڈالتی ہے، اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں دعاؤں کی سوغات سے دیتی ہے۔ ان کی خوبی اور بھلائی کو دیکھ کر حسد سے جل نہیں مرتی بلکہ انھیں دیکھ کر اس طرح خوش ہوتی ہے جیسے وہ اسی کی ہیں۔

نیک اور سمجھ دار بیوی اپنے شوہر کو اس کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونے پر ابھارتی ہے۔ اس سلسلے میں اگر اس سے کوئی کوتاہی سرزد ہوتی تو اس کی نشان دہی کرتی ہے۔ اس کی ان خوبیوں کا خوش گوار اثر اس کے اور اس کے شوہر کے بھائی بندوں کے تعلقات پر پڑتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4 مسلمان عورت کا سلوک اپنے بچوں کے ساتھ کیسا ہو؟

(1) مسلمان عورت اولاد کے لیے اپنی ذمہ داری کا بڑا احساس رکھتی ہے:

وہ اچھی طرح سمجھتی ہے کہ اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی تعمیرِ شخصیت کے سلسلے میں اس کی ذمہ داری شوہر کی ذمہ داری سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے۔ کیوں کہ بچے اکثر ماں کی ممتا کی آغوش میں پلتے بڑھتے ہیں اور اسی سے زیادہ قریب اور مانوس بھی ہوتے ہیں۔ چوں کہ ماں اپنا زیادہ وقت بچوں کے ساتھ گزارتی ہے اس لیے ان کے مزاج اور نفسیات کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔ ہر ماں کو اس بات کا اندازہ ہونا چاہیے کہ اولاد اللہ کی ایک بڑی نعمت اور ایک عظیم امانت ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اس پر عائد کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ماں کو اولاد کی اخلاقی و روحانی تربیت اور دیکھ بھال کی تاکید کرتا ہے اور سابق میں گزری جوابدہی و ذمہ داری والی حدیث سے بھی اسی بات کا پتہ چلتا ہے۔ [1]

(2) مسلمان عورت اپنے بچوں کے لیے بہترین نمونہ اور بے مثال رہ نما ہوتی ہے:

مسلمان عورت کا وجود بچوں کے لیے سایۂ رحمت ہوتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کے لیے ایسا سانچہ ہوتی ہے جس میں وہ خود بخود ڈھلنے لگتے ہیں۔ اس کے اخلاق و کردار اور

[1] بخاری: 893، مسلم: 1829.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عادات واطوار کا عکس اس کے بچوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

اس کی بے مثال شخصیت اور اعلیٰ تربیت کو دیکھ کر کسی کو یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگتی کہ مسلمان عورت کی طرح اگر کوئی ماں سچائی، امانت داری، عفت و دین داری اور خدا ترسی جیسی صفات و اوصاف حمیدہ سے لیس ہو کر اپنے بچوں کی پرورش کرے تو اس کی اولاد بھی اعلیٰ اخلاق واقدار کی حامل ہوگی۔ اس کے برخلاف اگر کوئی ماں جھوٹی، نکمّی، خائن، بخیل، بے حیا، بے ایمان اور اللہ کے خوف سے عاری ہو تو اس کی اولاد بھی اس کی انہی رذیل عادتوں کو جذب کی ہوئی ہوگی۔ ماں کی شخصیت کے یہ دو کردار بالکل واضح ہیں۔ اب سمجھ دار عورت کا کام ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان عورت کی مانند اپنی اولاد کے لیے بہترین نمونہ اور بے مثال راہنما بنانے کی کوشش کرے اور صحیح خطوط پر ان کی تربیت کرے کہ بچہ اسی کو قابل پیروی سمجھتا ہے۔

(3) مسلمان عورت اپنی اولاد پر نہایت شفیق اور مہربان ہوتی ہے:

مسلمان عورت سے یہ بات مخفی نہیں ہوتی کہ اولاد کے لیے اس کی گرم گود اور اس کی بے پناہ محبت کی ضرورت کس قدر ہوتی ہے۔ ہر بچہ ماں کی جسمانی، روحانی اور اخلاقی نگہداشت اور اس کے پیار و محبت کا محتاج ہوتا ہے۔ اگر یہ نعمتیں اسے نہ ملیں تو وہ روحانی اور جسمانی مریض کے ساتھ ساتھ نفسیاتی مریض بھی بن جاتا ہے اور مسلمان عورت کبھی اپنے بچے کو ایسا مریض نہیں بناتی۔

لیکن افسوس آج کے مادہ پرستانہ دور میں بعض مائیں بڑی سنگ دل واقع ہوئی ہیں۔ وہ اپنی اولاد کے ساتھ مادرانہ سلوک کرنے کی بجائے وحشیانہ سلوک کرتی ہیں اور یہ بھول جاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں میں سے اپنے اہل و عیال کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان تھے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ کھیلتے اور ہنسی مذاق بھی کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دے رہے ہیں۔ انھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل پر تعجب ہوا اور کہا: میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے آج تک کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ .)) ❶

"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

یہ حدیث آج کی ماؤں کے لیے عبرت کا تازیانہ ہے۔ مسلمان ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کے لیے مرجعِ محبت اور چشمۂ شفقت بنیں۔

(4) مسلمان عورت اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرنے والی ہوتی ہے:

مسلمان ماں اپنے بچوں اور بچیوں کے درمیان ہر معاملے میں انصاف کرنے والی ہوتی ہے۔ کھلانے پلانے، پہنانے اوڑھانے اور تحفے تحائف دینے کے معاملے میں بھی ان کے درمیان ظلم و زیادتی کو روا نہیں رکھتی۔ کیوں کہ وہ جانتی ہے کہ ایسا کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ .)) ❷

"پس تم اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف سے کام لو۔"

وہ یہ بھی جانتی ہے کہ اولاد کے درمیان بے انصافی کرنے کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ یہ چیز بچوں کے دلوں میں نفرت و کدورت، بغض وحسد، اور عداوت و دشمنی پیدا کرتی ہے، جو صحت مند معاشرے کو برباد کرنے کے لیے کافی ہے۔

---

❶ بخاري: 5997، مسلم: 2318.

❷ بخاري: 2587.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) مسلمان عورت اپنی اولاد کو خادماؤں کے حوالے کرنے والی نہیں ہوتی:

ممتا کے اندر اپنے بچوں کی ذہنی وجسمانی، دینی وروحانی اور عقلی ونفسیاتی تربیت اور دیکھ بھال کے سلسلے میں جو فطری جذبہ ہوتا ہے وہ دوسری شریف سے شریف عورت کے اندر بھی پیدا نہیں ہوسکتا، چہ جائے کہ وہ خادمہ ہو۔ ماں، ماں ہی ہوتی ہے اور خادمہ خادمہ ہے۔ جن بچوں کی قسمتیں خادماؤں کے ساتھ وابستہ کردی جاتی ہیں وہ بچے بھی اعلیٰ اخلاق و اوصاف اور اونچی سوچ کے مالک نہیں ہو سکتے۔ ان میں وہی افکار و خیالات اور جذبات ومیلانات پلیں گے، بڑھیں گے اور نشوونما پائیں گے جو خادماؤں میں موجود ہوں گے۔ اگر کوئی ماں اپنے بچوں کی تربیت سے غافل ہوکر بازاروں میں گھومنے لگے، پارکوں کی سیر سپاٹے میں یا اپنی سہیلیوں کی رفاقت میں اپنی قیمتی زندگی ضائع کرنے لگے اور اپنی اولاد کو خادماؤں کے حوالے کردے تو سمجھیے کہ یہیں سے بچوں کے انحراف اور بگاڑ کا آغاز ہوگیا۔

(6) مسلمان عورت اپنی اولاد کی نگہبان ہوتی ہے:

وہ تربیتِ اولاد کے تعلق سے ہمیشہ اپنی آنکھیں کھلی رکھتی ہے۔ ان کی حرکات و سکنات پر نظر رکھتی اور ان کے حالات کا جائزہ لیتی رہتی ہے۔ اس کی نظر اس بات پر بھی ہوتی ہے کہ اس کے بچے کیا پڑھتے لکھتے ہیں، کن دوستوں سے میل جول رکھتے ہیں، فارغ اوقات کہاں گزارتے ہیں...... یہ ساری نگرانی وہ کچھ اس طرح کرتی ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی۔ اگر ان میں کوئی اخلاق سوز حرکت، یا اخلاقی بگاڑ وانحراف دیکھتی ہے تو بڑے مشفقانہ انداز سے اسے سمجھاتی ہے اور ہر اس بات سے اسے بچائے رکھتی ہے جو اس کے اعلیٰ اخلاق وکردار کے لیے مضر ہو۔ اس سلسلے میں وقت پڑنے پر چھڑی لکڑی کو بھی استعمال میں لانے سے نہیں چوکتی۔ ورنہ وہ جانتی ہے کہ جس بچے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے والدین ادب سکھانے میں کامیاب نہ ہوں زمانہ اس کی خبر لے کر رہے گا۔ لیکن اس کی سزا اور بچے کی غلطی کے درمیان مناسبت اور توازن ہوتا ہے۔

(7) مسلمان عورت اپنے بچوں کی بہترین مربّی ہوتی ہے:

وہ دل و جان سے بچوں کی پرورش اور تربیت کرتی ہے۔ اس کی تربیت کتاب وسنت کے مطابق ہوتی ہے۔ وہ اپنے بچوں کو بھلائی کا خوگر اور برائی سے کنارہ کشی کا عادی بناتی ہے۔ ان کے دلوں میں صحیح عقیدے کا طاقت ور بیج بوتی ہے۔ ان کے اندر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سچی محبت پیدا کرتی ہے، وہ انھیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تربیت دیتی ہے، بچپن ہی سے انھیں قرآن اور مساجد کے ساتھ جوڑ دیتی ہے، اور اپنی بچیوں کو پردے کا عادی بناتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5 مسلمان عورت اپنی ذات کے ساتھ کیا سلوک کرے؟

(1) مسلمان عورت بے نیازی اور قناعت پسندی کی دولت سے مالا مال ہوتی ہے:

اس کی نظر لوگوں کے پاس موجود دولت وثروت اور قیمتی اشیاء پر نہیں ہوتی بلکہ وہ دنیا داری کے معاملے میں ہمیشہ اپنے سے نیچی سطح والوں کو دیکھتی اور اللہ کا شکر بجا لاتی ہے۔ جن لوگوں کو مال و دولت کے معاملے میں اس پر برتری حاصل ہے وہ ان کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہیں دیکھتی بلکہ وہ سمجھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ دولت کی امانت کے ذریعے انھیں آزما رہا ہے۔ جیسا کہ اس کا ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٣١﴾﴾ (طٰه : 131)

''اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائشِ دنیا کی دے رکھی ہیں، تاکہ انھیں اس میں آزمالیں۔ تیرے رب کا دیا ہوا ہی بہت بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔''

حقیقی دولت تو ایک مومن عورت کے پاس نفس کی بے نیازی ہوتی ہے۔ اور یہ بے نیازی کثرتِ مال ومتاع سے حاصل نہیں ہوتی۔ دنیا میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کا ظاہر بے نیازی کا پتا دیتا ہے مگر ان کا باطن مال و دولت کی حرص وہوس اور محتاجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس دنیا میں اللہ کے ایسے بندے بھی پائے جاتے ہیں جن کے ظاہر سے جس قدر بے نیازانہ شان جھلکتی ہے اس سے کہیں زیادہ ان کا باطن بے نیازی اور اللہ کی ذات پر توکل و اعتماد سے معمور ہوتا ہے۔

اور یہی تو حقیقی تونگری و بے نیازی ہے۔ سچ فرمایا صادق ومصدوق ﷺ نے:

((لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَ إِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ.)) ❶

"تونگری و بے نیازی کثرتِ مال سے حاصل ہونے والی چیز کا نام نہیں بلکہ حقیقی دولتمندی و بے نیازئ نفس کی بے نیازی ہے۔"

(2) مسلمان عورت کی شکل وصورت اور اس کا لباس پوشاک اس کے حسنِ ذوق اور حیا و پاک بازی کا آئینہ دار ہوتا ہے:

مسلمان عورت کی ایک پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ شکل وصورت، وضع قطع اور بناؤ سنگار کے معاملے میں سادگی پسند ہوتی ہے۔ وہ فیشن اور دنیاوی رنگینی کی دلدادہ نہیں ہوتی۔ اس کی وضع قطع سے کسی قسم کی بے پردگی و بے حیائی نہیں ٹپکتی۔ وہ غلو اور اسراف و تبذیر سے بہت دور ہوتی ہے۔ وہ اپنے لیے ایسے ساتر لباس کا انتخاب کرتی ہے جو اس کی عزت و وقار کو چار چاند لگاتا ہے۔ اس کی سلیقہ مندی اور نفاست پسندی کو دیکھ کر اس کے شوہر کا چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اس سادگی کے باوجود وہ گھر کی رونق ہوتی ہے۔ گھر کا چین وسکون اور وقار و اطمینان اسی کے دم سے ہوتا ہے۔ وہ جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو نمائشی سامان کی طرح اپنی سجاوٹ اور خوب صورتی کا اظہار نہیں کرتی پھرتی اور نہ عطر وخوشبو میں رچ بس کر غیروں کو دعوتِ نظارہ دیتی ہے۔ بلکہ اس کا ظاہر شریعت کا ایسا تابع ہوتا ہے کہ چور نگاہوں کے لیے بھی اس میں طمانیت

❶ بخاری: 6446، مسلم: 1051.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کوئی سامان نہیں ہوتا۔

(3) مسلمان عورت کا لباس و پوشاک اور اس کی زیب و زینت حسنِ اعتدال کا مُرقع ہوتے ہیں:

وہ لباس وزیورات اور جوتے وغیرہ پہننے میں اسراف وفضول خرچی نہیں کرتی اور نہ ان اشیاء کے خریدنے میں اس کے تقاضے کی حد شوہر کی حیثیت سے آگے بڑھتی ہے۔ وہ ان عورتوں کی طرح نہیں ہوتی جو کسی چیز کو ایک مرتبہ استعمال میں لانے کے بعد دوسری مرتبہ کسی نئی چیز کو استعمال کرنے کی فکر میں لگی رہتی ہیں۔ اور نہ وہ ان عورتوں کی طرح ہوتی ہے جو نئے نئے ڈیزائین اور نقش ونگاری کے پیچھے پڑ کر دینی حدود کو پامال کر جاتی ہیں۔

مسلمان عورت پہننے، اوڑھنے اور بناؤ سنگار کرنے کے معاملے میں نہایت خوش اطوار، مہذب اور شریعت کا مکمل پاس و لحاظ رکھنے والی ہوتی ہے۔ اس معاملے میں شریعت کا مزاج، خاوند کی آمدنی اور اپنی حیثیت کو وہ کبھی نہیں بھولتی۔ خصوصاً اس کا لباس و پوشاک اور اس کی آرائش و زیبائش حسنِ اعتدال کا حسین مرقع ہوتی ہے اور یہی مومن عورتوں کا شعار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝﴾

(الفرقان: 67)

(رحمٰن کے سچے بندوں کی ایک علامت یہ ہے کہ) ''اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ بخیلی بلکہ ان دونوں کے درمیان ان کی راہ معتدل راہ ہوتی ہے۔''

(4) مسلمان عورت اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والی ہوتی ہے:

مسلمان عورت کی نمایاں صفات میں سے ایک صفات یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے نفس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقتاً فوقتاً محاسبہ کرنے والی ہوتی ہے۔اور ہر دم اسے یہ ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے۔ اس معاملے میں وہ سلف صالحین کا نمونہ ہوتی ہے، جو لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا ، وَزِنُوْا اَعْمَالَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُوْزَنَ عَلَيْكُمْ .)) [1]

”تمہارا حساب لیے جانے سے قبل اپنا محاسبہ خود کرلو۔ تمہارے اعمال تولے جانے سے پہلے تم خود اپنے اعمال کو تول لو۔“

اور فرمایا:

”بندہ اس وقت تک بھلائی اور عافیت میں رہے گا جب تک کہ اس کا نفس خود اسے نصیحت کرنے والا ہوگا۔ اور محاسبہ اس کی بلند ہمتی اور اخروی کامیابی کا تقاضا ہے۔“

حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”آدمی اس وقت تک متقی اور پرہیز گار ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ اس سے کہیں زیادہ کرے، جتنا کہ کوئی حریف اپنے رقیب کا کرتا ہے۔“

مومن عورت بھی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوتی۔ وہ ایک دشمن کی طرح اپنے نفس کا محاسبہ کرتی ہے۔ دوسروں کے معاملے میں ہمیشہ وہ حسنِ ظن سے کام لیتی ہے۔ حسنِ عمل کے باوجود اللہ کے یہاں قبولیتِ عمل کے معاملے میں وہ کبھی مطمئن نہیں رہتی، اور نہ ہر

[1] الزهد للامام احمد، ص : 120، محاسبة النفس لابن الدنيا، ص : 22، حلية الاولياء لابی نعيم : 52/1- علامہ البانی نے السلسلة الضعيفة (1201) میں ضعیف اور ابو اسحاق الحوینی نے تخریج تفسیر ابن کثیر (478/1) میں اسے منقطع قرار دیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اچھا عمل کرنے کے بعد اس کا دل پھولتا ہے، بلکہ وہ اس آیت کی عملی تصویر ہوتی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝﴾

(المومنون : 60)

''اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

(5) مسلمان عورت عفت مآب ہوتی ہے:

مسلمان عورت کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ وہ باحیا ہوتی ہے۔ عفت و عصمت اس کی پہچان ہوتی ہے، جس کے بغیر کسی عورت کے نیک ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ شرم و حیا عورت کے لیے ایک ایسا زیور ہے جو اسے ہر فحش کام اور کلام سے بچائے بھی رکھتا ہے۔ اس کی عفت و عصمت کو داغ دار کرنے والی ہر چیز سے اسے دور رکھتا ہے، اگرچہ کہ اس کے اندر کیسی ہی چمک دمک کیوں نہ ہو۔

نبیِ اکرم ﷺ کے متعلق صحیح حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ گھر کی چار دیواری میں محصور رہنے والی پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ جب آپ ﷺ کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو ہم آپ ﷺ کے چہرے کے آثار دیکھ کر پہچان لیتے تھے۔

شرم و حیا، ایک ایسی قیمتی صفت ہے جو اپنے ساتھ خیر ہی خیر لاتی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِیْ إِلَّا بِخَيْرٍ .)) [1]

''حیا خیر ہی لاتی ہے۔''

[1] بخاری : 6117، مسلم : 37.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بلکہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

((اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ كُلُّهُ .)) [1]

''حیا خیر ہی خیر ہے۔''

(6) مسلمان عورت بلند ہمت ہوتی ہے:

مسلمان عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ عالی ہمت ہوتی ہے۔ اس کا دل جنت اور اس کی نعمتوں میں اٹکا رہتا ہے۔ وہ جنت میں اپنے رب کے دیدار اور نبی ﷺ کی رفاقت کی متمنّی ہوتی ہے۔ اس کی یہ بلند ہمتی اس سے بلند کرداری کا مطالبہ کرتی ہے۔ وہ ہر اس کام سے پرہیز کرتی ہے جس سے اس کی عالی ہمتی اور بہادری پر حرف آتا ہو۔ اس کی زندگی کا مقصد اسلام کی سرفرازی ہوتا ہے، جو اس کی زندگی کا ہدف بھی ہے۔ وہ اپنی زندگی کے متعین ہدف کے حصول کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتی ہے۔ اس معاملے میں کسی بھی مرحلے پر مایوسی کا شکار نہیں ہوتی۔ اگر کسی معاملے میں اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے تو وہ ہمت ہارے بغیر مسلسل کوشش کرتی رہتی ہے۔ کامیابی کے لیے تسلسل کے ساتھ کی جانے والی یہی کوشش ایک دن اسے کامیابی کی منزل پر اسے ہمکنار کردیتی ہے۔ ورنہ اس کی زندگی عمل پیہم (مسلسل کوشش) ہوتی ہے۔ اس کا ایمان ہوتا ہے کہ اگر دنیا میں جہدِ مسلسل کے باوجود ناکامی ہی اس کے حصے میں آتی ہے تو یہ ناکامی اللہ کی حکمت اور مصلحت سے خالی نہیں ہوتی۔ اس ناکامی میں بھی اس کا کوئی نہ کوئی فائدہ مضمر ہوتا ہے اور آخرت میں تو اس کی جزا اللہ کے پاس مل کر ہی رہے گی۔

بلند ہمت عورت یہ جانتی ہے کہ دنیا کی عارضی نعمتوں میں کھو کر آخرت کی ابدی نعمتیں حاصل نہیں کی جاسکتیں۔ آخرت کی نعمتیں دنیوی راحت کی قربانی چاہتی ہیں اور جس نے دنیوی راحت کو آخرت پر ترجیح دی اس سے آخرت کی ابدی راحت چھوٹ

[1] صحیح مسلم : 37 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔ اخروی چین وسکون کو حاصل کرنے کے لیے وہ دنیا میں جتنی محنت کرے گی اور اس کے لیے جس قدر تکالیف برداشت کرے گی اتنا ہی وہ آخرت کی خوشی اور آرام حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی۔

(7) مسلمان عورت عفت و پاک دامنی اور عزتِ نفس کی حامل ہوتی ہے:

مسلمان عورت کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ عفت و پاک دامنی اور عزتِ نفس کو اپنی زینت بناتی ہے۔ جب تنگی پیش آتی ہے یا فاقہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو صبر کا دامن نہیں چھوڑتی۔ اسی طرح عفت اور نفس کے وقار کو لازم پکڑتی ہے۔ اور اس مشکل سے نکلنے کے لیے اپنی محنت دگنی کر دیتی ہے۔ کسی سے مانگنے یا مدد طلب کرنے کے متعلق مطلق نہیں سوچتی۔ اس کی عفت، پاک دامنی اور عزتِ نفس گوارا نہیں کرتی کہ وہ ایسا کوئی موقف اختیار کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفُّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ .)) [1]

"جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے بچالیتا ہے، جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ اسے (لوگوں سے) بے نیاز کر دیتا ہے اور جو صبر کا دامن پکڑتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے۔"

(8) مسلمان عورت کریمانہ اخلاق کی مالک ہوتی ہے:

مسلمان عورت کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے اخلاق کریمانہ ہوتے ہیں۔ وہ نرم خو، نرم دل اور نرم مزاج ہوتی ہے۔ قطعِ رحمی کرنے والوں سے بھی صلہ رحمی کرتی ہے۔ ہاتھ نہ پھیلانے والے ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے۔ ظلم کرنے اور تکلیف پہنچانے والوں کے ساتھ عفو و درگزر کا معاملہ کرتی ہے۔ حالات

[1] بخاری: 1469، مسلم: 1053.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے بھی ہوں اس کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ کھیلتی رہتی ہے۔ وہ نہ تندخو ہوتی ہے نہ تنگ مزاج بلکہ خوش مزاجی اور خوش دلی اس کی پہچان ہوتی ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کو اپنے لیے راہنما بناتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔'' ❶

عام حالات میں بھی اور سخت موقعوں پر بھی آپ ﷺ سب سے زیادہ اپنی زبان کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

اسی لیے آپ ﷺ نے اخلاق کو کمالِ ایمان قرار دیا ہے۔ خود آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا .)) ❷

''سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔''

---

❶ بخاری: 6203، مسلم: 659.

❷ حسن صحیح، ابو داود: 4682، ترمذی: 1162 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6 مسلمان عورت کا سلوک اپنی بہنوں اور سہیلیوں ساتھ کیسا ہو؟

(1) مسلمان عورت اپنی بہنوں سے اللہ کے لیے محبت کرنے والی ہوتی ہے:

اپنی بہنوں اور سہیلیوں کے ساتھ اس کی مخلصانہ محبت رضائے الٰہی کے لیے ہوتی ہے، نہ کہ کسی دنیوی غرض یا ذاتی منفعت کے لیے۔ ایسی محبت رشتے ناطے کو پختگی عطا کرنے والی اور اس کے ایمان میں اضافہ کا ذریعہ ہوتی ہے۔

یہ محبت مومن عورتوں کو آپس میں ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔ جس کے نتیجے میں انھیں ایمان کی مٹھاس حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

’’تین چیزیں ایسی ہیں، جس شخص میں بھی پائی جائیں گی وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا۔ ان میں سے ایک یہ ہے:

((وَ أَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ .)) [1]

’’وہ شخص جو کسی سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کے لیے کرتا ہے۔‘‘

اللہ کی خاطر اپنی بہنوں سے محبت کرنے والی ان سات خوش نصیبوں میں ہوگی جنھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دے گا، اور انہیں اپنی رحمت میں شامل کرے گا۔ [2]

---

[1] بخاری : 16مسلم : 43.

[2] بخاری : 6806، مسلم : 1031.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور یہ ان نیک بختوں میں ہوگی جنھیں حسبِ ارشادِ نبوی ﷺ اللہ تعالیٰ حشر کے میدان میں ان الفاظ میں آواز دے گا:

((اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ.)) ❶

''کہاں ہیں وہ لوگ جو میری غیرت وجلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے تھے۔ آج میں انھیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا۔ یہاں میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔''

سوچیے! اللہ سے محبت کرنے والیوں کے لیے روزِ قیامت اس سے بڑھ کر اعزاز و اکرام اور ان کے لیے عزت وشرف کی بات اور کیا ہوسکتی ہے؟

(2) مسلمان عورت اپنی بہنوں سے نرمی کے ساتھ پیش آتی ہے:

مسلمان عورت اپنی بہنوں اور سہیلیوں کے ساتھ سختی اور درشت مزاجی سے پیش نہیں آتی، بلکہ ان کے ساتھ اس کا رویہ حد درجہ نرمی اور الفت ومحبت والا ہوتا ہے۔ وہ ان کے ساتھ ہمیشہ عاجزی انکساری سے پیش آتی ہے۔ یہی مومن مردوں اور عورتوں کے اخلاق ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے:

﴿ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَٰفِرِينَ ﴾ (المائدة : 54)

''مومنوں کے لیے وہ نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے۔''

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((إِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَ لَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ إِلَّا شَانَهُ.)) ❷

❶ حديث قدسی، مسلم : 2566.

❷ مسلم : 2594.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس سے یہ نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔“

مزید آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ .)) [1]

”جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔“

(3) مسلمان عورت اپنے تمام معاملات میں بردبار، ذی فہم اور سمجھ داری سے کام لینے والی ہوتی ہے:

وہ اپنے تمام اقوال و افعال اور اعمال میں بُردبار ہوتی ہے۔ غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھتی ہے۔ غصہ انسان کو اندھا کر دیتا ہے، اس لیے وہ اپنی ذات کو غصہ کے گھونٹ پی جانے اور عفو و درگزر سے کام لینے کا عادی بناتی ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے:

﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾﴾

(آل عمران : 134)

”اور وہ لوگ جو غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ ان نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔“

وہ برائی کا بدلہ برائی سے اور بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتی اور نہ ہی وہ جاہلوں کے منہ لگتی ہے۔ اگر ان سے واسطہ پڑ جائے تو چپ سادھ لیتی ہے کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اس کا چپ رہ جانا ان پر گراں گزرتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾﴾ (حٰمٓ السجدة : 34-35)

---

[1] مسلم : 2592.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوتی، (اس لیے برائی کا) ایسے طریقے سے جواب دیجیے جو بہت اچھا ہو، تو یکا یک جس شخص کے اور تمھارے درمیان دشمنی تھی، وہ ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی جگری دوست۔ یہ صفت انھی لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں، اور انھی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے نصیب والے ہیں۔''

ہاں اگر وہ غصہ سے کام لیتی بھی ہے تو اللہ اور اس کے دین ہی کی خاطر۔

(4) مسلمان عورت اپنی بہنوں کے ساتھ حسنِ ظن رکھنے والی ہوتی ہے:

مسلمان عورت اپنی بہنوں اور سہیلیوں کے متعلق بھی بدگمانی سے کام نہیں لیتی۔ لوگوں کو اپنی بے جا گفتگو کا موضوع بنا کر ان کی عزتوں کو پامال نہیں کرتی، اور نہ ان کی طرف تہمتیں منسوب کرتی ہے، اگرچہ وہ برے ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کے پیشِ نظر ہمیشہ یہ فرمانِ الٰہی ہوتا ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ﴾

(الحجرات : 12)

''اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو۔ یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔''

اپنی بہنوں کے متعلق جو بھی رائے قائم کرتی ہے وہ مکمل ثبوت اور انصاف پسندی پر مبنی ہوتی ہے۔ اپنی زبان سے کوئی ایسا لفظ نہیں نکالتی جو کسی بہن کے لیے باعث تکلیف ہو۔ اپنی بہنوں اور سہیلیوں کے نجی امور، خانگی معاملات، اور ان کے بھیدوں کی ٹوہ میں نہیں رہتی۔ اپنی عزت کی طرح ان کی عزت و ناموس کی بھی حفاظت کرتی ہے۔ مسلمان عورت وہم و گمان اور شک و شبہ پر مشتمل باتیں کسی کی طرف منسوب نہیں کرتی۔ وہ اپنے سامنے اللہ کے اس فرمان کو رکھتی ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــــُٔـوْلًا ۝۳۶﴾ (الاسراء : 36)

''جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ، کیوں کہ کان اور آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک کی پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔''

اور فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ .)) [1]

''تم بدگمانی سے بچو، یقیناً بدگمانی بھی جھوٹی بات ہے۔''

(5) مسلمان عورت اپنی بہنوں کے حق میں خیر خواہ ہوتی ہے:

وہ جب کبھی اپنی بہن کو نصیحت کا محتاج دیکھتی ہے تو اسے نصیحت کرنے میں بخیلی نہیں کرتی۔ وہ اپنی بہن کے لیے آئینہ کی طرح ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ .)) [2]

''مومن اپنے مومن بھائی کا آئینہ ہے۔''

جب وہ اس میں عیب دیکھتا ہے تو اس کی اصلاح کرتا ہے۔ مسلمان عورت اپنی بہنوں کی بڑی بہی خواہ ہوتی ہے۔ وہ ان کے حق میں خیر خواہ ہوتی ہے۔ اپنی بہنوں کے لیے اس کی نصیحت خیر سگالی کے جذبے سے ہوتی ہے، اس کا مقصود دکھاوا نہیں ہوتا۔

اس کی خیر خواہی ان باتوں میں داخل ہے جن کے سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبیِ کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ:

[1] بخاری : 5143، مسلم : 2563.

[2] حسن، ابو دود : 4918.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’میں نے نبی ﷺ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کے معاملے میں بیعت کی ہے۔‘‘ [1]

(6) مسلمان عورت مصیبتوں میں اپنی بہنوں کے کام آنے والی ہوتی ہے:

وہ اپنی بہنوں اور سہیلیوں کی ضروریات کو نہایت خاموشی کے ساتھ پورا کرتی ہے۔ انھیں اپنا ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرتی ہے۔ اور اس کے ذریعے اللہ کے ہاں اجر و ثواب کی امید رکھتی ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ کے یہاں اس کی یہ تگ و دو ہرگز ضائع نہیں جائے گی۔ اس کی ہر نیکی کا بدلہ دنیا اور آخرت میں اسے ضرور ملے گا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَـنْ نَفَّسَ عَنْ مُوْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُـرْبَةً مِّـنْ كُـرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَ مَن يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ .)) [2]

’’جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی تو اللہ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کسی بڑی تکلیف کو دور فرما دے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کی تو اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔‘‘

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرنا مجھے ہزار رکعت (نفل) پڑھنے سے بھی زیادہ پسند ہے۔ اسی طرح کسی جان دار کے کام آنا مجھے دو مہینے معتکف رہنے سے بھی زیادہ پسند ہے۔‘‘

---

[1] مسلم : 56 .

[2] مسلم : 2699 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(7) مسلمان عورت اپنی بہنوں اور سہیلیوں میں خوشی کی لہر دوڑانے والی ہوتی ہے:

ؔ زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

یہ مسلمان عورت کا اصول ہوا کرتا ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی بہنوں کو ہمیشہ شاداں و فرحاں اور خوش و خرم دیکھے، اور ان میں زندہ دلی اور شادابی پیدا ہو۔ اس کے لیے وہ ان سے ایسی دل چسپ باتیں کرتی اور شائستہ لطیفے سناتی ہے جس کی وجہ سے محفل پر چھائی ہوی مُردنی دور ہو جاتی ہے، بلکہ اس میں زندگی کی لہر دوڑ اٹھتی ہے۔

مسلمان عورت ان خواتین کی طرح نہیں ہوتی جو دوسروں کو ہنسانے کی خاطر جھوٹ بولتی اور جھوٹے واقعات سناتی ہیں۔ وہ اُس حدیث کو مدِنظر رکھتی ہے۔ جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِّلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهُ وَيْلٌ لَهُ.)) [1]

”خرابی ہے اس شخص کے لیے جو گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہنسائے۔ خرابی ہے اُس کے لیے، خرابی ہے اس کے لیے۔“

مسلمان عورت اپنی بہنوں کو مسرور کرنے اور ان میں خوشیوں کی سوغات بانٹنے کا کام محض اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کرتی ہے۔

(8) مسلمان عورت اپنی ذات پر اپنی بہنوں کو ترجیح دیتی ہے:

وہ اپنی ذات پر اپنی بہنوں اور سہیلیوں کو ترجیح دیتی ہے، اگر چہ کہ وہ کم حیثیت والی اور خود محتاج ہی کیوں نہ ہو۔ اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ کے بعد انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانیاں ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انھوں نے اپنے تباہ حال مہاجر بھائیوں

[1] حسن، ابوداود: 4990، ترمذی: 2315.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کیا اور اپنی ہر چیز ان پر نچھاور کر دی۔ اللہ نے ان کے اس کارنامے کی تصویر کشی ان الفاظ میں کی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾

(الحشر : 9)

''اور (ان کے لیے) جنھوں نے اس گھر (یعنی مدینہ) میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے، اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے۔ بلکہ خود اپنے اوپر انھیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو۔ (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7 مسلمان عورت کی بعض نمایاں خوبیاں

(1) مسلمان عورت اپنے پڑوسیوں کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرنے والی ہوتی ہے:

وہ اپنے ہمسایہ کا خاص خیال رکھتی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ایمان کی علامت ہے۔ جیسا کہ فرمان نبوی مسلم ہے:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهٖ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ.)) [1]

''جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھے اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ: ''وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔''

اس کے پیشِ نظر یہ بات بھی ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ.)) [2]

''جبرائیل علیہ السلام مجھے برابر پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کرتے تھے،

---

[1] بخاری: 5185، مسلم: 47.

[2] بخاری: 6014، مسلم: 2625.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہونے لگا کہ یہ کہیں اسے وارث نہ بنا دیں۔''

اسی طرح وہ اپنی پڑوسنوں کے ساتھ خوش گوار تعلقات رکھتی ہے۔ ان کے یہاں آتے جاتے رہتی ہے اور ان کو بھی بلا کر گھر کا چراغ روشن کرتی ہے۔

(2) مسلمان عورت اپنی پڑوسنوں کی بہی خواہ ہوتی ہے:

وہ اپنی پڑوسنوں کے لیے بھی وہی پسند کرتی ہے جو اپنے لیے پسند کرتی ہے۔ ان کی خوشی کو اپنی خوشی اور ان کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتی ہے۔ وہ پڑوسیوں کے دکھ سکھ کی شریک ہوتی ہے۔ ان کی تکلیف اس سے کبھی دیکھی نہیں جاتی۔ اسے اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک کہ پڑوسیوں کی پریشانی ختم نہیں ہو جاتی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُوْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِہٖ اَوْقَالَ: لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ .)) ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس وقت تک کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے پڑوسی کے لیے (یا فرمایا: اپنے بھائی کے لیے) وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

((لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَ جَارُہٗ جَائِع إِلٰی جَنْبِہٖ .)) ❷

''مومن وہ نہیں ہے جو (کھا پی کر) سیراب ہو، اور اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔''

❶ مسلم : 45.

❷ صحیح، صحیح الجامع: 5382، مسند ابویعلیٰ: 2699، سنن کبریٰ بیهقی : 20160.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) مسلمان عورت پڑوسنوں کی طرف سے ملنے والی اذیتوں پر صبر کرنے والی ہوتی ہے:

پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں کہ انھیں تکلیف نہ دی جائے، بلکہ ان کی تکلیفوں پر صبر کرنا اور ان کی تلخیوں کو برداشت کرنا بھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے میں شامل ہے۔

مسلمان عورت اپنی پڑوسنوں کی برائیوں کا بدلہ برائی سے نہیں دیتی۔ اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً غضب ناک نہیں ہوتی، بلکہ ان کی لغزشوں اور خطاؤں کو معاف کرنے والی ہوتی ہے۔ اور یہ یقین رکھتی ہے کہ اس کا صبر ہرگز ضائع نہیں جائے گا، بلکہ اللہ کی محبت اس کو حاصل ہوگی۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

"تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے۔ ان میں ایک وہ بھی ہے جس کا پڑوسی اس کو تکلیف دے تو وہ اس کی تکلیف پر صبر کرے، اور ثواب کی امید رکھے، یہاں تک کہ موت یا سفر کی وجہ سے دونوں الگ نہ ہو جائیں۔" [1]

(4) مسلمان عورت رازوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہے:

وہ راز کو راز رہنے دیتی ہے۔ وہ رازوں کو فاش کرنے والی نہیں ہوتی۔ وہ جانتی ہے کہ راز ایک امانت ہے۔ کسی کا راز فاش کرنا امانت میں خیانت کرنا ہے جو کسی بھی طرح جائز نہیں ہے۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم بچوں کو سلام کیا اور مجھے ایک کام پر بھیجا۔ چنانچہ اس کام سے فارغ ہو کر گھر لوٹنے میں دیر ہوگئی۔ جب میں پہنچا تو ماں نے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی۔ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام پر بھیج دیا تھا۔ ماں نے پوچھا:

[1] صحیح، مسند احمد:21530.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس کام پر؟ میں نے کہا: وہ ایک سربستہ راز ہے۔ والدہ نے کہا: تب تو ٹھیک ہے۔ بیٹا! رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو مت بتانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ راز کسی سے بیان کرنا ہوتا تو اے ثابت! میں تم سے ضرور بیان کیا کرتا۔ [1]

اس حدیث سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ مسلمان عورت کی ذمہ داری بس اتنی ہی نہیں کہ وہ راز کی حفاظت کرے، بلکہ وہ یہ عادت اپنے بچوں میں بھی پیدا کرے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اگر چاہتیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کو راز اگلنے پر مجبور کر سکتی تھیں، لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ اپنے بچے کو راز کی حفاظت کرنے کی تاکید کی۔

(5) مسلمان عورت اپنے قول وعمل میں پکی ہوتی ہے:

صداقت اور راست بازی مسلمان عورت کی ایک ممتاز صفت ہے۔ وہ ہر حال میں سچائی کو اپناتی ہے، کیوں کہ راست بازی بھلائی کا سبب، برکت کی کنجی اور لوگوں سے محبت کا ذریعہ ہے، جو انسان کو جنت تک پہنچانے والی شاہراہ پر لے جاتی ہے۔ مسلمان عورت ہمیشہ جھوٹ سے احتراز کرتی ہے۔ اور ہر حال میں اس سے بچنے کی کوشش کرتی ہے۔ کیوں کہ جھوٹ برائی، بے حیائی اور ہلاکت و بربادی کی طرف لے جاتا ہے جو جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ جھوٹا آدمی لوگوں کی ناراضگی اور نفرت کا نشانہ بنتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے: ''جھوٹے کا منہ کالا، سچے کا بول بالا۔''

(6) مسلمان عورت اپنے عہد و پیمان کا پاس ولحاظ رکھنے والی ہوتی ہے:

یہ ایسی صفت ہے جس کا حامل لوگوں کے درمیان محبوب ومحترم ہوتا ہے۔ اور یہ مومن مردوں اور عورتوں کی عادتِ شریفہ ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا﴾ (البقرة : 177)

---

[1] مسلم : 2482.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب وعدہ کریں تو اسے پورا کرتے ہیں۔''

اس وفائے عہد کی مختلف قسمیں ہیں۔ مسلمان عورت اپنے کیے ہوئے عہد کی پابند ہوتی ہے۔ اللہ کے فرض کیے ہوئے احکام کو بجالاتی ہے اور اس کے منع کردہ کاموں سے دور رہتی ہے۔ اور اس کی کما حقہٗ عبادت کرتی ہے۔ وہ اپنے گھر والوں کی بھی وفادار ہوتی ہے۔ ان کی مخلصانہ خدمت کرتی اور ان کا مکمل خیال رکھتی ہے۔ اگر وہ وفات پا چکے ہوں تو ان کے لیے دعائے خیر کرتی رہتی ہے۔ مسلمان عورت اپنے شوہر سے کیے ہوئے عہدِ وفا کی بھی پابند ہوتی ہے۔ اس کا حکم بجا لاتی ہے، اس کی خدمت اور دل داری کرتی ہے اور اس کی شکر گزار بن کر اس کا ذکرِ خیر کرتی رہتی ہے۔ اگر وہ وفات پاچکا ہو تو اس کے محاسن کو یاد کرتی اور اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہتی ہے۔ وہ عامۃ الناس سے کیے ہوئے عہد وفا کی بھی پابند ہوتی ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝٣٤﴾ (الاسراء: 34)

''اور وعدے پورے کرو کیوں کہ قول وقرار کی باز پرس ہونے والی ہے۔''

(7) مسلمان عورت اچھائی کا حکم دینے والی اور برائی سے روکنے والی ہوتی ہے:

مسلمان عورت کی ایک خاص صفت یہ ہے کہ وہ معروف کا حکم دینے والی اور منکر سے روکنے والی ہوتی ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (التوبہ: 71)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اچھائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔''

اور ایک جگہ فرمایا ہے:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ﴾ (آل عمران : 110)

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو۔ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْ عِنْدِہٖ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ .)) [1]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے، پھر تم اس سے دعائیں کرو گے لیکن تمھاری دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔''

مسلمان عورت منکر کو برداشت نہیں کرتی۔ وہ ہر منکر کو اپنی طاقت بھر روکتی ہے اور اپنی بہنوں کو معروف (بھلائی) کا حکم دیتی اور انھیں خیر کی طرف سبقت کرنے پر ابھارتی ہے۔

(8) مسلمان عورت بھلائی کی طرف دوڑ پڑتی ہے:

وہ ہمیشہ نیکی کا کام کرنے کے لیے لپکتی ہے اور بھلائی کے کام سے جٹ جاتی ہے۔ مصروفیت و مشغولیت سے پہلے فرصت کے لمحات کو، بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، اور بیماری سے پہلے صحت و تندرستی کو غنیمت جانتی ہے۔ نیکی کمانے کے ہر موقع کو خالی نہیں جانے دیتی۔ کیوں کہ آج ہے سو کل نہیں۔ پھر زندگی بھی تو عارضی ہے، اس کا اعتبار کہاں؟ آج جو زبان کھلی ہے کیا خبر کہ کل بھی کھلی رہے گی ؏

[1] صحیح، ترمذی : 2169.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ے کیا بھروسا ہے زندگانی کا
آدمی بلبلا ہے پانی کا

اللہ نے فرمایا ہے:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝١٣٣ۙ﴾ (آل عمران : 133)

''اورتم اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف لپک پڑو جس کی چوڑائی آسمان وزمین (جتنی) ہے۔ جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

اور فرمایا:

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ﴾ (البقرۃ : 148)

''پس نیکیوں کی طرف جلدی کرو۔''

(9) مسلمان عورت آخرت میں رغبت رکھنے والی ہوتی ہے:

مسلمان عورت دنیا کی حقیقت کو خوب جانتی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ دنیا ایک عارضی ٹھکانا ہے۔ انسان یہاں دو روز کا مہمان ہے۔ دنیا کی نعمتیں اس کے لیے امتحان اور آزمائش ہیں۔ جو عورت اس دنیا کی حقیقت کو جانتی ہے اس کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ اسے اپنا مستقل ٹھکانا سمجھے، اور یہاں کی چمک دمک کو دیکھ کر اس کی آنکھیں چکا چوند ہوں، اور یہاں کی رنگینیوں سے وہ دھوکے میں آجائے۔ اس کی نگاہ تو اس ابدی گھر کی طرف ہوتی ہے جس کی سدا بہار نعمتیں ہمیشہ کے لیے ہیں۔ اس لیے وہ اس دنیا میں مسافر کی طرح زندگی گزارتی ہے جس کی نظر منزل پر ہوتی ہے۔

(10) مسلمان عورت خوش حالی میں شکر گزار اور بدحالی میں صبر کا پیکر ہوتی ہے:

زندگی ہمیشہ ایک طرح نہیں ہوتی۔ یہ ڈھلتی چھاؤں ہے۔ یہاں نہ ہمیشہ آرام ہی آرام حاصل رہتا ہے، نہ تکلیف ہی تکلیف۔ زندگی کے صبح وشام کو دوام نہیں ہے۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَدلتے بدلتے رہتے ہیں۔ مومن عورت موافق وخوشگوار حالات میں اللہ کا شکر بجا لاتی ہے، کیوں کہ اللہ کا حکم ہے:

﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴾

(ابراھیم: 7)

''اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمھیں زیادہ دوں گا، اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔''

اور جب آزمائش کے دن آتے ہیں تو راضی برضا رہتے ہوئے صبر وضبط سے کام لیتی ہے۔اس کی زندگی کے ان دو پہلوؤں کی تعریف کرتے ہوئے نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہے۔ اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے خوش حالی نصیب ہو تو اس پر اللہ کا شکر کرتا ہے اور یہ شکر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے۔ (یعنی اس میں اجر ہے۔) اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے، تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے۔''

(11) مسلمان عورت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والی ہوتی ہے:

توبہ اور استغفار مسلمان عورت کا زادِ آخرت ہے۔ جو لوگ دنیا میں کثرت سے توبہ و استغفار کرتے ہیں وہ بامراد ہوتے ہیں، اور جن کی زندگیاں توبہ و استغفار سے خالی ہوتی ہیں وہ ناکام و نامراد ہوتے ہیں۔ ہر انسان خطا کا پتلا ہے۔ توبہ اس کی خطاؤں کو دھو دیتی ہے۔ گناہ گار بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔

مسلمان عورت کی خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ رب کی اس عنایت سے خوب فائدہ اٹھاتی ہے۔ اس کی زبان توبہ و استغفار کے کلمات سے ہمیشہ تر رہتی ہے، اور یہ کلمات اس کے دل کی آواز ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف آخر

مسلمان عورت کی یہ چند خصوصیات تھیں جو قرآن وحدیث کی روشنی میں سابقہ صفحات میں بیان کی گئی ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک آئینہ ہے جس میں ہماری مائیں، بہنیں (اور بیٹیاں) اپنا عکس دیکھ سکتی ہیں۔ اگر یہ خصوصیات ان میں ہیں تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ اس پر انھیں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیے، اور اس سے مزید اخلاص اور توفیق طلب کرنی چاہیے۔ اللہ نہ کرے اگر ان کا دامن ان گہر بار خوبیوں سے خالی ہے تو انھیں چاہیے کہ وہ ان موتیوں سے اپنے دامن کو بھرنے کی کوشش کریں۔ اس معاملے میں مناسب وقت کا انتظار کرنا بے کار ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سازگار وقت کے انتظار میں کتابِ زندگی کا آخری ورق پلٹ جائے۔ زندگی کے لمحہ لمحہ کی قدر کرنی چاہیے اور فرصت کی ہر گھڑی کو غنیمت جان کر اپنی دنیا و آخرت بنانے کی فکر اور کوشش کی جانی چاہیے۔ تو پھر آیئے! کیوں نہ ابھی سے ہم اس کی کوشش کا آغاز کریں۔ اللہ مجھے اور آپ کو اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "